السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قاضی بری میاں مرحوم نے دوشادیاں کی تھیں جن کے بطن سے حسب زیل اولاد ہوئی۔

۔ پہلی بیوی کے بطن س چار لڑکیاں ہوئیں۔ جن میں سے ایک لڑکی شہیدن زندہ ہے۔ تین بقیہ لڑکیاں باپ کی موجودگی میں انتقال کرگئیں۔1

۔ دوسری بیوی کے بطن سے تین اولاد ہوئے جن میں سے ایک لڑکا مسمی محمد رفیق دولڑکیاں مسمات نہبین وزمیرن محمد رفیق زندہ ہے۔ نہبین باپ کی موجودگی میں تین اولاد بمع شوہر چھوڑ کر قضا کرگئی۔ زمیرن باپ کے 2 انتقال کرن ے کے بعد صرف دولڑکیاں بمع شوہر چھوڑ کر قضا کرگئی۔ زمیرن باپ کے انتقال کرنے کے بعد صرف دولڑکیاں بمع شوہر چھوڑ کر انتقال کرگئی لہذا ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت ہذا میں ایک لڑکا اور تین لڑکیاں مرحوم کی زندہ ہیں ترکہ انہیں چادروں کو تقسیم ہوگا۔ پانچ حصص کرکے ان میں سے دوحصے محمد رفیق کو اور باقی تینوں لڑکیوں کو تقسیم کردیں۔ اس کے بعد زمیرن دختر بری میاں فوت شدہ کا حصہ شوہر اور دولڑکیوں کوملے گا۔ یہ تقسیم بعد اجرائے وصیت اور ادائے قرضہ ہوگی۔

تشریح

جواب میں ایک لڑکا اور تین لڑکیاں مرحوم کی زندہ ہیں۔ حالانکہ سوال میں صاف مذکور ہے۔ کہ مرحوم کی پہلی بیوی سے صرف شہیدن اور دوسری بیوی سے ایک لڑکا محمد رفیق دولڑکیاں نہبین وزمیرن نہبین مروم کی زندگی میں تین لڑکیاں وشوہر چھوڑ کر انتقال کرگئی۔ تو دوسری بیوی سے صرف ایک لڑکا محمد رفیق وزمیرن لڑکی مرحوم کے انتقال کے وقت زندہ ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرحوم کے ورثاء ایک لڑکا دولڑکیاں ونواسے ہیں۔ نواسے محروم رہیں گے۔ ترکہ ایک لڑکاک دولڑکیوں میں اس طرح تقسیم ہوگا۔ دوسرا حصہ لڑکے کو اور ایک ایک حصہ لڑکیوں کوملے گا۔ یعنی شہیدن کو ایک اور زمیرن کو ایک اور محمد رفیق کو دوحصے ملے گا۔ زمیرن کا ترکہ اس طرح تقسیم ہوگا۔ یہ مسئلہ بھی ردیہ ہے جس کی تقسیم اس طرح ہوگی۔ آٹھ حصہ میں دوحصے شوہر کو اور تین حصے ایک لڑکی کو اور تین حصہ دوسری لڑکی کوملے گا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد2ص508

محدث فتویٰ